REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۱ ذیقعدہ ۱۳۸۰ھ

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) / ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۲۷ شہادۃ ۱۳۴۰ھش ۔ ۲۷ اپریل ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۹۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

حضور ایدہ اللہ بخیریت لاہور پہنچ گئے

ربوہ ۲۶ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ حسب ذیل اطلاع محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے بغرض اشاعت ارسال فرمائی ہے:۔

"گزشتہ تین دن حضور کو بے چینی اور ضعف کی شکایت رہی کل صبح ۶½ بجے حضور لاہور تشریف لے گئے۔ راستہ میں کچھ گھبراہٹ ہوئی۔ لیکن مجموعی طور پر طبیعت بہتر رہی۔ البتہ سفر کی کوفت سے لاہور میں کچھ ضعف محسوس فرماتے رہے۔ دو دن سے حضور کو پیشاب کی تکلیف بھی ہے

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے خاص دعائیں جاری رکھیں"۔

آئین کمیشن نے پاکستان کے لئے ایک قابل عمل دستور تیار کرنیکا کام عملاً مکمل کر لیا

کمیشن کی رپورٹ مئی کے پہلے ہفتہ میں صدر مملکت کو پیش کر دی جائیگی

لاہور ۲۶ اپریل۔ آئین کمیشن نے پاکستان کے لئے ایک قابل عمل آئین تیار کرنے کا کام عملاً ختم کر لیا ہے۔ خیال ہے کہ کمیشن کے چیئرمین مسٹر جسٹس شہاب الدین مئی کے پہلے ہفتہ میں کمیشن کی رپورٹ صدر کو پیش کر دیں گے۔ پی پی اے کی اطلاع کے مطابق گیارہ ارکان پر مشتمل آئین کمیشن اب لاہور میں رپورٹ کے مسودہ کا آخری بار مطالعہ کر رہا ہے۔ اس طرح رپورٹ کو آخری شکل دی جا رہی ہے۔ توقع ہے یہ کام ۳۰ اپریل تک مکمل ہو جائیگا ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق صدر کی خدمت میں آئین کمیشن کی رپورٹ پیش ہونے کے فوراً بعد صدارتی کابینہ اس پر غور کرے گی۔ اور پھر اسے قانونی ماہروں کی ایک جماعت کے سپرد کر دیا جائے گا۔ ماہر تقریباً چھ مہینوں میں آئین کو آخری شکل دے سکیں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ آئین کمیشن نے رپورٹ کا جو مسودہ تیار کیا ہے وہ دو سو سے زیادہ صفحات پر مشتمل ہے۔ ریڈیو کی اطلاع کے مطابق رپورٹ ۳۰۰ صفحات پر مشتمل ہوگی:

حکومت فرانس نے مغربی جرمنی سے دو بٹالین فوج واپس بلالی

اوران کے قریب بحری اڈہ پر قبضہ کیلئے باغیوں کی کوشش ناکام بنا دی گئی

پیرس ۲۶ اپریل۔ حکومت فرانس نے پیرس کے دفاعی انتظامات کو مزید مستحکم کرنے کی غرض سے مغربی جرمنی سے اپنی فوجیں واپس بلالی ہیں۔ جرمنی میں فرانس کے ۶۰ ہزار فوجی متعین ہیں جو نیٹو کی فوجی دفاعی تنظیم کا ایک حصہ ہیں کل شام تک دو بٹالین فرانسیسی فوج پیرس پہنچ چکی تھی۔ ادھر الجزائر میں باغی فرانسیسی فوجیوں نے اوران کے قریب "مرس الکبیر" کے بحری اڈہ پر قبضہ کرنے کی کوشش کی جو ناکام بنا دی گئی۔ ایجنسی فرانس کے نمائندہ نے اطلاع دی ہے کہ بحری اڈے کے ایک سمندری جہاز نے باغیوں پر گولہ باری کی جس کے باعث وہ پسپا ہونے پر مجبور ہو گئے۔ نامہ نگار نے بتایا ہے کہ مرس الکبیر کے اڈے میں وفادار فرانسیسی دستوں نے بھی باغیوں کی مزاحمت کی۔

دریں اثناء ایک معتبر ذریعہ نے اطلاع دی ہے کہ الجزائر سے چھ اور فوجی ہوائی جہاز فرانس پہنچ گئے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ گزشتہ روز جو ہوائی جہاز الجزائر سے پیرس پہنچے تھے ان کی تعداد نو نہیں بلکہ گیارہ تھی۔ اس طرح الجزائر میں ڈیگال کی وفادار فوجوں میں سترہ ہوائی جہاز اب تک شامل ہو چکے ہیں۔ فرانس کے وزیر دفاع نے الجزائر میں فوجیوں سے اپیل کی ہے کہ انہیں جب موقعہ ملے وہ فرانس پہنچ جائیں۔

مستری عبدالسبحان صاحب درویش وفات پا گئے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ۔۔ قادیان سے امیر صاحب جماعت نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ مستری عبدالسبحان صاحب درویش وفات پا گئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مستری صاحب موصوف بہت معمر بزرگ تھے۔ اور انہوں نے درویشی کا زمانہ پوری طرح صبر و سکون کے ساتھ گزارا ان کی اہلیہ لاہور میں رہتی تھیں اور گزشتہ سال وفات پا گئی تھیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں غریق رحمت کرے اور ان کے پسماندگان کو اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے۔

مرزا بشیر احمد ۲۵/۴/۶۱

کمیونسٹ چین جنیوا کانفرنس میں شریک ہوگا

پیکنگ ۲۶ اپریل۔ ریڈیو پیکنگ نے اطلاع دی ہے کہ برطانیہ اور روس نے کمیونسٹ چین کو بھی ۱۴ ملکوں کی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی ہے۔ یہ کانفرنس ۱۲ مئی کو جنیوا میں شروع ہو رہی ہے۔

فرانس کا چوتھا ایٹمی تجربہ

پیرس ۲۶ اپریل۔ فرانس نے صحرائے اعظم میں اپنا چوتھا ایٹمی تجربہ کیا ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ یہ تجربہ زمین سے اوپر کیا گیا۔ اور اس مقصد کے لئے جو بم استعمال کیا گیا۔ وہ معمولی طاقت کا تھا۔ اس تجربہ کے بعد فرانس کی طرف سے بالائے ارض ایٹمی دھماکوں کا پروگرام مکمل ہو گیا ہے۔ فرانس آئندہ صرف زیر زمین نیوکلیئر بم بنانے کے تجربات کرے گا۔ ایجنسی فرانس کے نمائندہ نے کہا ہے کہ ایٹمی دھماکوں کے جو تجربات کئے گئے ہیں۔ ان سے فرانسیسی سائنس دان ایک مکمل قوت کا بم بنانے کے قابل ہو گئے ہیں

صدر ایوب لنکا جائیں گے

کولمبو ۲۶ اپریل "سیلون ڈیلی نیوز" کی رپورٹ کے مطابق صدر پاکستان فیلڈ مارشل ایوب خان اس سال کے آخر میں لنکا جائیں گے۔ وہ لنکا کی وزیر اعظم مسز بندرا نائیکے کی دعوت پر لنکا جا رہے ہیں:

فرانس کا بحری بیڑہ

سپیلڈس ۲۶ اپریل۔ بحریہ کی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ بحیرہ روم کا بیڑہ ایک "نامعلوم مقام" کی طرف روانہ ہونے کو تیار کھڑا ہے:

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ اپریل ۶۱ء

جماعت احمدیہ کا نظام

ایڈیٹر ماہنامہ نگار لکھنؤ جناب مولینا نیاز فتحپوری نے جناب غلام محمد صاحب کشمیری ایم۔ اے ایل ایل۔ بی کے اعتراضات اور اپنی طرف سے ان کے جو جوابات دئے ہیں ہم "نگار" سے الفضل کی کسی پچھلی اشاعت میں نقل کر چکے ہیں۔ ان اعتراضات و جوابات میں سے ایک اعتراض اور اس کا جواب ہم یہاں ازسرنو نقل کرتے ہیں:-

"(۷) رہا ان کا اجتماعی نظام، وہ بوہرہ اور اسماعیلیہ شیعوں کی تنظیموں سے زیادہ کمزور ہے۔ ان میں احمدیت سے کم کمزوریاں ہیں۔ احمدی جماعت ہر "سلطان جابر" کو بلا چون وچرا تسلیم کر لیتی ہے۔ اگر متذکرہ بالا فرقے بھی اسلامی سیاسی بنیادوں پر سوسائٹی تعمیر نہیں کر سکے تو احمدیت بھی اس سے کوسوں دور ہے۔

مجھے اس بات میں آپ سے اتفاق ہے کہ محض عقاید ہی اسلام نہیں ہیں۔ اگر صرف زبان سے خدا کو خالق و مالک اور رسول کو صدیق اور برحق مانا جائے تو یہ اسلام نہیں ہے بلکہ اللہ اور رسول کی توہین ہے آپ نے لکھا ہے کہ احمدی لوگ عملاً اسلام پیش کر رہے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ انہوں نے کون سے کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں۔ کون سی ایسی اسلامی سوسائٹی تعمیر کی ہے جو منتز ہو اور جسکے بارے میں یہ کہا جا سکے کہ یہ وہ تحریک ہے جس سے پورے ہندوستان بلکہ ایشیا کی تاریخ متاثر ہوگئی۔

(نگار) احمدی جماعت نے اس وقت اسلام کی جتنی وزنی خدمت انجام دی ہے اس کا حال اس جماعت کی سالانہ رپورٹوں سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے انہوں نے دنیا کے مختلف گوشوں میں مبلغین بھیج کر قرآن و تعلیمات قرآنی کی حقیقت غیر مسلموں پر واضح کی، لاکھوں روپیہ صرف کر کے مختلف زبانوں میں قرآن کے تراجم مفت تقسیم کئے بہت سے نادار طلبہ کے وظائف مقرر کر کے ان کو اعلےٰ تعلیم دلائی۔ متعدد شفاخانے قائم کر کے بلا امتیاز مذہب و نسل لاکھوں مریضوں کا مفت علاج کیا اور کر رہے ہیں۔ اگر آپ کے نزدیک ان خدمات کی کوئی اہمیت نہیں ہے تو بتائیے کہ اس سے زیادہ آپ اور کیا توقع ان سے رکھتے تھے جو پوری نہیں ہوئی۔

بوہرہ و اسماعیلیہ تنظیم ایک مخصوص جماعتی تنظیم ہے اور ایک محدود دائرہ کے اندر محصور ہے۔ نہ اسے تبلیغ سے کوئی تعلق ہے نہ توسیع اسلام سے، بلکہ ان کے نظام کی باطنیت اس کی اجازت بھی نہیں دیتی کہ وہ اپنے مذہبی لٹریچر کی اشاعت کریں۔

یہ بالکل صحیح ہے کہ احمدیت نے سیاسی بنیاد پر کوئی سوسائٹی قائم نہیں کی۔ کیونکہ ان کا مقصود صرف اسلام کی عالمگیر اخلاقی تعلیم کو پیش کرنا ہے نہ سیاسی گتھیاں سلجھانا۔"

یہاں معترض کو بھی اعتراف ہے کہ جماعت احمدیہ کا اجتماعی نظام موجود ہے دوسرے اجتماعی نظاموں سے معترض نے جو مقابلہ کر کے جماعت احمدیہ کے نظام کی تخفیف کرنا چاہی ہے اس کا جواب مختصراً ایڈیٹر صاحب نگار نے نپے تلے الفاظ میں فرما دیا ہے یہاں ہم اس کے متعلق کچھ مزید لکھنا چاہتے ہیں۔

جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے کھڑی کی آپ کا یہ دعوےٰ ہے کہ آپ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق چودھویں صدی کے مجدد مسیح موعود مہدی معہود اور امتی نبی ہیں۔ اور آپ اس زمانہ میں تجدید و احیائے دین کے لئے مبعوث کئے گئے ہیں۔ آپ نے الٰہی ہدایت کے مطابق یہ جماعت کھڑی کی ہے۔ جو آپ کے نقش قدم پر چل کر اور آپ کی ہدایات کو زیر عمل لا کر دنیا کے کناروں پر باری تعالےٰ کی توحید اور آنحضرت صلعم کی رسالت کا جھنڈا بلند کر رہی ہے۔ آپ کی وفات کے بعد سلسلۂ خلافت شروع ہوا جس کی خبر آپ ہی نے اللہ تعالےٰ سے پا کر دی تھی۔ اور ہر احمدی کا ایمان ہے کہ آپ کے خلفاء اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ ہوتے ہیں۔ اور جس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت نائب الرسول کی حیثیت سے ضروری ہے اسی طرح آپ کے خلفاء کی اطاعت بھی خلیفۃ المسیح ہونے کی حیثیت سے ضروری ہے۔ اس طرح جماعت احمدیہ کی بنیاد اللہ تعالےٰ کے پروگرام کے مطابق اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ یہی جماعت احمدیہ کے نظام کی بنیاد ہے۔ یہ دوسری انجمنوں کی طرح انسانوں کے بنائے ہوئے نظام کی پابند نہیں بلکہ خلافتی الٰہی نظام کی پابند ہے۔ البتہ کاروبار چلانے کے لئے الگ انجمن اور تحریک جدید وغیرہ کے شعبہ جات ہیں جو خلیفہ وقت کی نگرانی میں تمام کام سرانجام دیتے ہیں۔ انتظامی کام ایسے افراد کے ہاتھوں میں ہیں جو ان اغراض و مقاصد پر علی وجہ البصیرت ایمان رکھتے ہیں اور یہ نظام اسی لئے بھی عدیم النظیر طریق سے منضبط اور کامل ہے کہ ہر کارکن نہ صرف ظاہری نظام کی پابندی اپنا فرض منصبی سمجھتا ہے بلکہ اسکے دل میں خوف خدا بھی ہوتا ہے اور سوا اسکے کہ کوئی شخص منافقت سے جماعت میں داخل ہوا ہو۔ جو شاذ و نادر کی حیثیت رکھتا ہے ہر فرد ایمانداری کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتا ہے۔ اور جماعتی مال کو ہاتھ لگانے سے لرزتا ہے۔ دیوان سنگھ مفتون کے الفاظ میں اس بات سے اس طرح بدکتا ہے جس طرح گھوڑا اپنے سائے سے بدکتا ہے۔ الا ماشاء اللہ جماعت کے کارکن بہت تھوڑا گزارا لیکر کام کرتے ہیں کیونکہ جماعتی کام میں حصہ لینے میں وہ خلوص کو مدنظر رکھتے ہیں۔ اور اس کو کار ثواب سمجھتے ہیں۔

جہاں تک دیانتداری کے معیار کا تعلق ہے کوئی دنیوی یا دینی نظام اس بارے میں جماعت احمدیہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور یہی وجہ ہے کہ اس چھوٹی سی جماعت نے اپنی بساط سے بڑھ کر خدمت دین کا اتنا عظیم کام کر کے دکھایا ہے کہ ہزاروں غیر از جماعت لوگ [illegible] اور کارکنوں کی دیانتداری کے معترف ہیں۔ چنانچہ نیاز صاحب بھی اسی ضمن میں فرماتے ہیں:-

"آپ کا کہنا کہ ہندوستان میں تحریک احمدیت سے کوئی واقف نہیں اتنی صریح غلط بیانی ہے کہ اس کا جواب خاموشی کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس وقت دنیا کی کونسی تاریخ ہے جو اس جماعت کے ذکر سے خالی ہو اور وہ کونسا مؤرخ ہے جس نے اس کی تنظیم کی تعریف نہیں کی۔"

خدا تعالےٰ کے فضل سے نظام جماعت ہر لحاظ سے مکمل ہے اور وہ تمام ظاہری احتیاطیں بھی جو ایک نظام چاہتا ہے کی جاتی ہیں۔ نہ صرف جماعتی نظام میں آڈٹ کا بندوبست ہے بلکہ رجسٹرڈ ہونے کی وجہ سے حکومت کا محکمہ آڈٹ بھی حسابات چیک کرتا ہے۔

صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید وغیرہ تمام شعبہ جات نہ صرف اندرونی اور بیرونی تبلیغ کے ذمہ دار ہیں بلکہ انہوں نے دو کالج مردوں اور عورتوں کے لئے اسی طرح دو ہائی سکول ربوہ میں اور بیرون میں کئی ایک پرائمری اور مڈل سکول لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے کھولے ہوئے ہیں ایک ہائی سکول گھٹیالیاں میں ہے۔ کالج کی عمارت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اتنی موزوں اور ہر لحاظ سے اعلےٰ ہے کہ کم از کم مغربی پاکستان میں اس کی نظیر نہیں۔ کالج میں نہ صرف احمدی طلبہ تعلیم پاتے ہیں بلکہ سینکڑوں غیر از جماعت طلباء بھی مستفید ہوتے ہیں۔ اسی طرح فضل عمر ہسپتال علاقہ بھر میں واحد طبی ادارہ ہے جس سے روزانہ سینکڑوں لوگ علاوہ احمدیوں کے مستفید ہوتے ہیں۔

اسکے علاوہ جماعت کے کام کے لئے لوگوں نے جن میں مبلغین اور دفتری کارکن بھی شامل ہیں اپنی زندگیاں وقف کی ہوئی ہیں۔ جو نہایت قلیل گزارہ پر بجوشی کام کرتے ہیں کیونکہ انکے پیش نظر فقط خدمت دین اور خوشنودی حق تعالےٰ کے سوا کچھ نہیں۔

جماعت ایک کھلا ادارہ ہے اس کا کوئی کام پردہ میں نہیں ہے جماعت کے ہر فرد کا ایمان ہے کہ یہ جماعت احیائے اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے خود کھڑی کی ہے۔ اور اسکے لئے جو شخص قربانی کرتا ہے وہ ان اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے کرتا ہے جن کے لئے یہ جماعت کھڑی کی گئی ہے۔ مالی قربانی کے لئے اگرچہ چند اصول مقرر ہیں۔ مگر کوئی جبر استعمال نہیں کیا جاتا۔ بلکہ لوگ خوشی سے قربانی کرتے ہیں اور اکثر لوگ اس تاڑ میں رہتے ہیں کہ کب کوئی تحریک ہو اور وہ مالی قربانی کریں یہ تمام مالی قربانی اور اس کی آمد سے جو جائداد بنائی جاتی ہے اسکی آمدنی بھی انہی اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے استعمال ہوتی ہے جن اغراض و مقاصد کیلئے یہ قربانی کی جاتی ہے۔

المختصر جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی معہود مانتی ہے اور یہ ایمان رکھتی ہے۔ کہ یہ جماعت اللہ تعالےٰ نے کھڑی کی ہے اور اب اسلام کا احیاء و تجدید اسی جماعت کے ساتھ وابستہ ہے۔ اسکے اغراض و مقاصد دوگونہ ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں اول یہ کہ تمام دنیا کو جماعت احمدیہ میں داخل کرنا دوئم یہ کہ تمام دنیا میں اسلام کی تبلیغ کرنا اور تمام دنیا کو سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بنانا۔ ہمارا ایمان ہے کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے جو مطابق شرائط بیعت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایسی عاشقانہ محبت رکھتا ہو کہ جس کی مثال کسی دنیوی تعلق اور رشتہ میں نہیں پائی جاسکتی۔ ہر احمدی

(باقی صٓ پر)

نوجوانانِ جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی نہایت اہم نصائح

اپنے اندر سچائی محنت۔ اور ایثار کے اوصاف پیدا کرو اپنے مطمح نظر کو بلند کرو

فرمودہ ۱۲ فروری ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

یہ ایک غیر مطبوعہ تقریر ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے ۱۲ فروری ۱۹۵۱ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ایک غیر معمولی اجلاس میں فرمائی تھی۔ اور جسے اب افادۂ احباب کے لئے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

سال دو قسم کے ہوتے ہیں

ایک تو وہ سال ہوتا ہے۔ جو کسی جماعت کی ابتداء یا کسی کام کے جاری ہونے کے وقت سے بارہ مہینے گذرنے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اور ایک وہ سال ہوتا ہے۔ جو شمسی یا قمری سالوں کے اصول پر شروع ہوتا ہے قمری سال تو بدلتا رہتا ہے۔ لیکن شمسی سال ہمیشہ یکم جنوری کو شروع ہوتا ہے۔ آج جب مجھ سے خواہش کی گئی کہ میں خدام الاحمدیہ کو سال رواں کے متعلق بعض ہدایات دوں۔ تو میں نے یہ بات مان تو لی۔ لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہ آئی کہ یہ کون سا سال رواں ہے جس کے متعلق مجھ سے

بعض نصائح اور ہدایات

حاصل کرنے کی خواہش کی گئی ہے۔ اس پر مجھے بتایا گیا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام چونکہ ۴ فروری کو ہوا تھا۔ اس لئے اس مہینہ سے مجلس خدام الاحمدیہ کے نئے سال کی ابتداء ہوتی ہے۔ ورنہ شمسی یا قمری اصول کے مطابق یہ کوئی نیا سال شروع نہیں ہوا۔ نصیحت ہمیشہ اس شخص کے لئے مفید اور کارآمد ہوتی ہے۔ جو اسے قبول کرتا اور اس پر عمل کرتا ہے۔ باقی لوگوں کے لئے اس کا عدم اور وجود برابر ہوتا ہے۔ چند ماہ ہوئے خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ہوا تھا۔ اور اس موقع پر میں نے جماعت کے نوجوانوں کو بہت سی مفید باتوں کی طرف توجہ دلائی تھی چونکہ میرے پاس امتحان کا کوئی ذریعہ موجود نہیں۔ اس لئے میں نہیں جانتا کہ

میری نصائح کا کیا اثر

ہوا۔ اور عمل میں کیا تبدیلی پیدا ہوئی۔ اور جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ پہلی نصائح کا کیا اثر ہوا۔ اور ان کے نتیجہ میں اعمال میں کیا تبدیلی پیدا ہوئی۔ اس وقت مزید نصائح کی طرف انسان کی توجہ کم ہوتی ہے۔ اور مزید نصائح چنداں مفید بھی نہیں ہوتیں بلکہ بسا اوقات نصائح کی زیادتی قوم کی سستی اور غفلت کا موجب ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جو چیز بار بار سامنے آتی ہے۔ جہاں وہ بار بار بیداری پیدا کرنے کا موجب ہوتی ہے وہاں بعض دفعہ وہ اپنی کثرت کی وجہ سے

غفلت کا موجب

بھی ہو جاتی ہے۔ پس میں نہیں سمجھتا کہ نوجوانوں میں نئی نصائح کے متعلق کیا کیفیت پیدا ہوئی ہے۔ کیونکہ میں اس حقیقت سے ناواقف ہوں کہ میری پہلی نصائح نے کیا اثر کیا تھا۔

بہرحال نتیجہ کا پیدا نہ ہونا جہاں ایک صحیح رائے قائم کرنے سے انسان کو محروم کر دیتا ہے وہاں اس بات کا کافی موجب نہیں ہوتا کہ نصائح کے سلسلہ کو ترک کر دیا جائے۔ اس لئے میں نئے سال کے لئے جماعت کے نوجوانوں کو اختصار کے ساتھ چند امور کی طرف توجہ دلا دیتا ہوں۔

جو نصائح کی جا سکتی ہیں وہ تو سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں ہوں گی۔ اور پھر وہ مختلف حالات میں بدلتی بھی رہتی ہیں۔ مگر

اس زمانہ میں سب سے بڑی ضرورت

سچائی کی ہے۔ ایشیا نے اس پر خاص زور دیا ہے اور انسانی اخلاق کا یہ ایک بنیادی حصہ ہے سچائی اور راستی پر کوئی ایسا وقت نہیں آیا۔ جب اس کی ضرورت نہ سمجھی گئی ہو۔ بلکہ کفار کے نزدیک بھی یہ چیز بڑی قیمتی سمجھی جاتی تھی۔ اور شائد ہی کسی زمانہ میں اسے ترک کرنا جماعتی اور سیاسی طور پر تسلیم کیا گیا ہو۔ مگر اس زمانہ میں سیاسی اور قومی مفاد کے لئے

جھوٹ کو جھوٹ سمجھا ہی نہیں

جاتا۔ بلکہ اسے ایک نہایت ضروری چیز قرار دیا جاتا ہے اور یہ مرض اس قدر پھیل گیا ہے کہ ہمارے ملک میں لوگ بڑے اطمینان کے ساتھ قسمیں کھا کھا کر جھوٹ بولتے ہیں اور ساتھ ہی اس بات پر ناراض بھی ہوتے ہیں کہ ہمارے اس جھوٹ کو سچ تسلیم کیوں نہیں کیا جاتا۔ عدالتوں میں پہلے یہ رواج تھا کہ گواہ کے ہاتھ میں قرآن کریم دے کر اس سے قسم لیتے تھے۔ اور اس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ قرآن کریم میں جو وعید نازل ہوئے ہیں انہیں مدنظر رکھتے ہوئے میں قسم کھاتا ہوں اور اگر میری قسم جھوٹی ہو۔ تو مذکورہ وعید اور سزائیں مجھے ملیں۔ لیکن ان گواہوں میں سے کئی ایسے ہوتے تھے۔ جو قسم کھا کر بھی جھوٹ بولتے تھے۔

مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم

جو ہمارے بڑے بھائی تھے اور ای۔ اے۔ سی تھے۔ وہ اپنا تجربہ سنایا کرتے تھے کہ جتنا کوئی قرآن کریم ہاتھ میں لے کر جوش سے گواہی دیتا تھا۔ میرے تجربہ میں اتنا ہی وہ جھوٹا ہوتا تھا۔ وہ ایک لطیفہ سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک شخص جو میرا اچھا واقف تھا۔ اس کا مقدمہ میرے سامنے پیش ہوا وہ کہنے لگا مجھے کوئی اور تاریخ دی جائے۔ کیونکہ جو گواہ میں نے پیش کرنے تھے۔ وہ فلاں فلاں وجہ سے حاضر نہیں ہو سکتے۔ میں نے ہنس کر کہا میں تو تمہیں عقلمند اور ہوشیار آدمی خیال کرتا تھا لیکن اب میری طبیعت پر یہ اثر ہوا ہے۔ کہ تم بے وقوف ہو۔ وہ کہنے لگا کیوں؟ میں نے کہا گواہوں کے لئے جگہ اور وقت کی کیا ضرورت ہے۔ اگر تمہاری جیب میں کچھ ہے۔ تو روپیہ اٹھنی دے کر بعض آدمی گواہی کے لئے لے آؤ۔ چنانچہ وہ باہر چلا گیا اور

عملی طور پر

تھوڑی دیر میں ہی کچھ گواہ لے آیا۔ گواہی لیتے ہوئے میں ہنستا بھی جاؤں اور مذاق بھی کرتا جاؤں۔ وہ لوگ قرآن کریم سر پر رکھ کر اور قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ واقعہ یوں ہوا ہے۔ حالانکہ تھوڑی دیر ہوئی میں نے خود مدعی کو اس غرض کے لئے باہر بھیجا تھا۔ کہ وہ کچھ دے دلا کر چند گواہ لے آئے۔ جب وہ گواہی دے چکے۔ تو میں نے انہیں پکڑا اور کہا تم بڑے کذاب ہو۔ تمہیں واقعہ کا علم ہی نہیں۔ لیکن محض چند ٹکوں کی وجہ سے تم اتنا جھوٹ بول رہے ہو۔ کہ قرآن کریم کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اب جس قوم کی یہ حالت ہو۔ اس کا یہ کہنا کہ ہم کامیاب کیوں نہیں ہوتے بالکل غلط بات ہے۔ دنیا میں وہی قومیں جیتا کرتی ہیں

جن میں صداقت ہوتی ہے

میں عیسائی دنیا کو دیکھتا ہوں کہ انہوں نے مشق کے ساتھ اپنے اندر سچائی کی ایسی عادت پیدا کر لی ہے کہ جہاں حکومت کی خاطر وہ ہر قسم کا جھوٹ بول لیتے ہیں۔ وہاں جب ذاتیات کا سوال آتا ہے۔ تو وہ جھوٹ نہیں بولتے۔ امریکہ کا کیریکٹر زیادہ اچھا ثابت نہیں ہوا۔ امریکہ کا کیریکٹر کمزور ہے۔ کیونکہ انہوں نے جلد ترقی کی ہے۔ اس لئے وہ اپنا کیریکٹر نہیں بنا سکا۔ لیکن یورپ نے آہستہ آہستہ ترقی کی ہے۔ اور اس نے اپنا کیریکٹر بنا لیا ہے۔ اسی طرح کسی زمانہ میں ایک مسلمان کا کیریکٹر ایسا تھا۔ کہ وہ جو بات کہتا تھا ٹھیک ہوتی تھی۔ اور جب تک ہماری جماعت بڑھی نہیں تھی۔ اس وقت تک اس کا بھی یہی حال تھا۔ احمدی کوئی بات کہہ دیتے لوگ اسے صحیح تسلیم کر لیتے تھے اور کہتے تھے احمدی جھوٹ نہیں بولتے

جھنگ کا ہی ایک واقعہ ہے

یہاں ایک دوست احمدی ہوئے تھے۔ جن کا نام مغلہ تھا۔ ان کے تمام رشتہ دار ان کے سخت مخالف ہو گئے۔ اس علاقہ کے لوگ چوری کو ایک فن سمجھتے ہیں۔ اور پھر اس پر فخر کرتے ہیں۔ چنانچہ جتنا بڑا کوئی چور ہوگا۔ اتنا ہی وہ چوروں میں معزز ہوگا۔ مثلاً کہا جائے گا کہ فلاں آدمی بڑا معزز ہے۔ اس لئے کہ فلاں موقع پر اس نے اتنی بھینسیں نکال لیں۔ یا فلاں آدمی بہت معزز ہے اس لئے کہ اس نے اتنی گائیں نکال لیں اور پھر چوروں میں اس حد تک نظام قائم ہوتا ہے۔ کہ ہر علاقہ میں جو چند ضلعوں یا چند تحصیلوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

علاقہ کے سب چور

اس کی ہدایات پر عمل کرتے ہیں اور مال مسروقہ میں سے اس کا حصہ نکالتے ہیں۔ مغلہ ایسے ہی بادشاہوں میں سے ایک تھے۔ جو بعد میں احمدی ہو گئے۔ اور چوری سے انہوں نے توبہ کر لی۔ انہوں نے بتایا کہ علاقہ کے چور مال مسروقہ کا پانچواں دسواں یا بارھواں حصہ میرے گھر پر لاتے تھے اور وہ سنایا کرتے تھے کہ چوروں کے اندر ایسا نظام موجود ہے کہ بعض چوری کی ہوئی چیزوں کو دو دو تین تین سو میل تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ ہر جگہ کا اڈہ مقرر ہوتا ہے۔ اور پہلے سے ہی یہ طے ہوتا ہے۔ کہ اگر کوئی مسروقہ چیز مشرق کی کسی علاقہ کی طرف نکالنی ہے تو دس میل پر فلاں آدمی کو دے آؤ۔ اور اگر مغرب کو مال نکالنا ہے تو چھ سات میل پر ایک دوسرے آدمی کو دے آؤ۔ اسی طرح شمال اور جنوب میں ایک ایک آدمی مقرر ہوتا ہے۔ چور مخصوص حالات کے مطابق یہ فیصلہ کرتا ہے کہ مال فلاں طرف نکالا جائے۔ مثلاً اگر وہ دیکھتا ہے کہ جس کے ہاں چوری کی ہے اس کی رشتہ داریاں مشرق میں ہیں۔ تو وہ مسروقہ مال مغرب کی طرف بھیج دے گا۔ اور اگر رشتہ داریاں مغرب میں ہیں۔ تو وہ اسے مشرق کی طرف بھیج دیتا ہے۔ اسی طرح اگر اس کی رشتہ داریاں شمال کی طرف ہیں۔ تو وہ مال جنوب کی طرف بھیج دے گا۔ اور اگر رشتہ داریاں جنوب کی طرف ہیں۔ تو وہ مال شمال کی طرف بھیج دے گا۔ مثلاً بیکانیر گورداسپور سے کتنی دور تھا۔ لیکن ہمارے علاقہ کا مسروقہ مال بیکانیر تک جاتا تھا۔

پھر چوروں میں

اس قسم کا نظام ہوتا ہے

کہ مثلاً ایک شخص اگر کوئی جانور چوری کرتا ہے تو وہ حالات کے مطابق اسے دس بارہ میل پر کسی مقررہ اڈے پر پہنچا دیگا اور اسے مثلاً دسواں حصہ قیمت کا مل جائیگا پھر دوسرا آدمی اسے دوسرے اڈے تک پہنچا دے اور اسے دسواں حصہ قیمت کا مل جائے گا۔ اس طرح وہ ایک عام انداز لگا کر قیمت کے حصے کرتے جائیں گے۔ اور آخر کار وقت اسے بیچ کر اپنا حصہ پورا کرے گا۔

ایک دفعہ سکھوں نے میری کچھ گھوڑیاں چرا لیں اور پولیس نے میرے خیال میں انہیں تلاش کرنے کی کوشش کی۔ لیکن چونکہ پولیس والے ایسے معاملات میں مجرموں سے کچھ لے کر کھا بھی لیتے ہیں۔ اس لئے وہ سفارش لے آئے کہ انہیں معاف کر دیں اور اپنی رپورٹ واپس لے لیں۔ یہ لوگ گھوڑیاں واپس دے دیں گے۔ ان کا خیال تھا کہ اگر انہوں نے معاف کر دیا اور پولیس سے اپنی رپورٹ واپس لے لی تو بعد میں گھوڑیاں غائب کر دی جائیں گی۔ میں نے کہا میں ایسا نہیں کروں گا۔ ہمارے وہ دوست میرے پاس پہنچے اور انہوں نے کہا۔ میں نے سنا ہے کہ سکھوں نے

آپ کی گھوڑیاں چرا لی ہیں

یہ لوگ سیدھی طرح تو گھوڑیاں واپس نہیں کریں گے۔ آپ اجازت دیں کہ میں ان کی گھوڑیاں چوری کروا دوں۔ اس طرح وہ آپ کی گھوڑیاں واپس کر دیں گے۔ میں نے کہا۔ آپ نے توبہ کی ہوئی ہے۔ آپ اپنی توبہ پر قائم رہیں گھوڑیوں کی خیر ہے۔ اتفاقاً وہی چور جنہوں نے میری گھوڑیاں چرائی تھیں ایک اور مقدمہ میں گورداسپور عدالت میں پیش ہوئے۔ مسٹر ادگلی ڈی سی کی عدالت میں وہ چور پیش ہوئے وہ احمدیوں کے اخلاق کے بہت مداح تھے۔ کسی شخص نے انہیں بتایا۔ کہ یہ لوگ بہت سخت ہیں۔ انہوں نے قادیان کے مرزا صاحب کی گھوڑیاں بھی چرائی تھیں۔ جس مقدمہ میں وہ چور عدالت میں پیش ہوا تھا اس کی سزا دو سال سے سات سال تک ہو سکتی تھی۔ لیکن ڈی سی نے مجرم کو مخاطب کر کے کہا۔ تمہارے جرم اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں تمہیں دو سال کی سزا دیتا ہوں۔ اور پانچ سال مرزا صاحب کی گھوڑیاں چرانے کی سزا دیتا ہوں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی نظر میں یہ سزا ابھی کم تھی۔ سات سال کی قید کے بعد جب وہ چور رہا ہو کر گھر آیا۔ تو اس کی غیر حاضری میں اس کی بیوی آوارہ ہو چکی تھی۔ اس نے اسے قتل کر دیا۔ اور خود پھانسی پر چڑھ گیا۔

غرض جب کوئی شخص سچائی کے ساتھ کام کرتا ہے۔ تو

خدا تعالیٰ خود اس کا بدلہ لیتا ہے

مغلہ جب احمدی ہوئے تو انہوں نے قومی عادت یعنی چوری کو ترک کر دیا اور جھوٹ بولنا بھی چھوڑ دیا۔ کیونکہ یہ ابتدائی جرم ہوتا ہے۔ اُن کے ماں باپ اور دوسرے رشتہ داروں نے ان کا بائیکاٹ کر دیا۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ مغلہ کافر ہو گیا ہے۔ لیکن بعد میں پتہ لگا کہ اُن کا لڑکا کافر ہو کر سچ بولنے لگ گیا ہے۔ اور چوری بھی اس نے چھوڑ دی ہے چور چوریاں کرتے تھے۔ اور پولیس اور دوسرے لوگ ان کا تعاقب کرتے تھے عدالتوں میں بات اور ہوتی ہے اور انسان وہاں جھوٹ بول کر گذارہ کر لیتا ہے۔ لیکن برادری یا پنچایت میں یہ بات مشکل ہوتی ہے کہ کوئی اپنا قصور چھپا لے۔ عدالتوں میں بتانے والے لوگ نہیں ہوتے۔ اس لئے مجرم جو چاہے بیان دیدے۔ لیکن برادری اور پنچایت میں وہ اگر جھوٹ بولے گا۔ تو فوراً بعض واقف لوگ کھڑے ہو جائیں گے۔ جو اس کا جھوٹ ظاہر کر دیں گے۔

غرض جب چور چوریاں کر کے گھروں میں واپس آتے۔ تو

تعاقب کرنیوالے

بھی پیچھے پہنچ جاتے اور کہتے تم نے ہمارا مال چرایا ہے۔ لیکن وہ کہتے نہیں اور اکثر قرآن کریم بھی اٹھا لیتے۔ لوگ چونی اٹھنی پر قسمیں کھا لیتے ہیں۔ پھر بھینس یا گائے پر وہ قرآن کریم کیوں نہ اٹھاتے تعاقب کرنے والے چوروں کی قسم پر اعتبار نہ کرتے۔ اور کہتے لاؤ مغلے کو۔ اگر وہ کہدے کہ تم نے مال چوری نہیں کیا۔ تو ہم مان لینگے وہ وہاں پہنچتے اور مغلے سے کہتے۔ تم گواہی دو۔ کہ ہم نے ان کا مال نہیں چرایا۔ وہ کہتے میں کیسے کہوں۔ کہ تم نے مال نہیں چرایا۔ کیا تم فلاں مال چرا کر نہیں لائے۔ ان کے بھائی کہتے۔ کیا تم ہمارے بھائی ہو یا ان کے بھائی وہ کہتے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ تم میرے بھائی ہو۔ لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں جھوٹی گواہی دوں۔ وہ انہیں مارتے پیٹتے۔ اور سمجھتے کہ اب مار کھا کر اسے عقل آ گئی ہوگی۔ لیکن وہ دوبارہ یہی کہتے کہ تم نے چوری کی ہے

میاں مغلہ سنایا کرتے تھے

کہ جب کوئی چوری کا معاملہ میرے سامنے آتا۔ تو میں خیال کرتا۔ کہ اگر سچ بولا تو میرے بھائی اور دوسرے رشتہ دار مجھے ماریں گے اور اگر جھوٹ بولا تو گناہ گار ہو جاؤں گا اسی میں کہہ دیتا۔ ہو تو آپ کے نزدیک کافر ہوں پھر آپ میری گواہی کیوں لیتے ہیں۔ وہ کہتے۔ تم کافر تو ہو۔ لیکن بولتے سچ ہو۔ پھر میں کہتا میرا اس معاملہ میں کیا واسطہ ہے۔ لیکن وہ میرا پیچھا نہ چھوڑتے میرے بھائی اور رشتہ دار مجھے چٹکیاں کاٹتے اور مجبور کرتے کہ میں جھوٹ بول دوں۔ لیکن میں کہتا۔ تم لائے تو تھے فلاں بھینس۔ پھر میں جھوٹ کیسے بولوں۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ وہ مجھے خوب مارتے۔ یہ دوست تنگ آ کر قادیان آ گئے۔ اور ایک احمدی انجینئر خان بہادر نعمت اللہ خان صاحب مرحوم نے جنہوں نے ربوہ کے قریب دریائے چناب پر پل بنایا تھا۔ انہیں ملازم کرا دیا۔ غرض بعض ایسی عادات ہوتی ہیں۔ جن کا ترک کرنا آسان نہیں ہوتا۔ جس طرح جھنگ کے لوگوں میں چوری کی عادت ہے۔ نوجوان بعض دفعہ جھوٹ کی پرواہ نہیں کرتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر جھوٹ بول لیا تو کیا ہوا۔ حالانکہ جھوٹ فطرت کے خلاف ہے۔ جھوٹ اس چیز کا نام ہے کہ کان سے جو کچھ سنا ہو۔ اس کے متعلق کہہ دیا جائے کہ میں نے نہیں سنا۔ آنکھ نے جو کچھ دیکھا ہو۔ اس کے متعلق کہہ دیا جائے کہ میں نے نہیں دیکھا۔ ہاتھ نے ایک چیز اٹھائی ہو۔ لیکن انسان کہہ دے کہ میرے ہاتھ نے فلاں چیز نہیں اٹھائی۔ ایک شخص کے پاؤں ایک طرف چلیں لیکن وہ کہہ دے کہ میرے پاؤں اس طرف نہیں چلے گویا انسان کسی غیر کی نہیں بلکہ اپنی تردید آپ کرتا ہے جو چیز اس نے خود دیکھی ہے اس کے متعلق کہہ دیتا ہے کہ میں نے نہیں دیکھی۔ جو چیز اس نے خود سنی ہے اس کے متعلق کہہ دیتا ہے کہ میں نے نہیں سنی۔ جو چیز وہ خود چکھتا ہے اس کے متعلق وہ کہہ دیتا ہے۔ کہ فلاں چیز میں نے نہیں چکھی۔ اس کے ہاتھوں نے ایک چیز اٹھائی ہوتی ہے لیکن وہ کہہ دیتا ہے کہ میں نے فلاں چیز نہیں اٹھائی۔ گویا وہ اپنی تردید آپ کرتا ہے۔ اور اس سے زیادہ فطرت کے خلاف اور کیا چیز ہوگی۔ شبہ ایسی چیز پر ہو سکتا ہے۔ جس میں قیاس کا دخل ہو

حواس خمسہ کے افعال

پر شبہ نہیں کیا جا سکتا ——— اور

درخواست دعا

حضرت حاجی محمد فاضل صاحب جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بزرگ صحابہ میں سے ہیں کئی دنوں سے بندش پیشاب کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ بھی چوٹ لگ جانے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

جو اس جسم کے افعال کے خلاف بات کہنے کو جھوٹ کہتے ہیں۔ جو شخص جو اس جسم کی تردید کرتا ہے۔ گویا اپنی زبان۔ ہاتھ ناک اور کان کی تردید کرتا ہے اور پھر وہ اس میں سب سے زیادہ ذلت محسوس کرتا ہے کہ وہ اپنے خلاف آپ گواہی دے رہا ہے۔ ایک انسان کے ہاتھ ایک چیز پکڑتے ہیں اور وہ کہتا ہے میں نے فلاں چیز نہیں پکڑی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو کہتا ہے کہ تم نے فلاں چیز نہیں پکڑی۔ ایک چیز اس کی زبان چکھتی ہے۔ لیکن وہ کہتا ہے میں نے فلاں چیز نہیں چکھی تو

اس کا مطلب یہ ہے

کہ وہ اپنی زبان سے کہتا ہے کہ تم نے فلاں چیز نہیں چکھی۔ یا اس کے کان ایک بات سنتے ہیں اور وہ اس کا انکار کر دیتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے کانوں سے کہتا ہے کہ تم نے فلاں بات نہیں سنی۔ اب یہ کتنی مضحکہ خیز اور عجیب بات ہے۔ مگر لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے اور موقعہ آنے پر جھوٹ بول دیتے ہیں۔ اب اگر میں یہ کہوں کہ تم جھوٹ بولتے ہو یا نہیں تو تم یہ بات نہیں سمجھ سکو گے۔ لیکن میں یہ سوال اور طرح کرتا ہوں (اس موقعہ پر حضور نے خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ خادم کھڑے ہو جائیں جو یہ سمجھتے ہوں کہ میرے سارے دوست سچ بولتے ہیں۔ مگر اس پر کوئی نوجوان کھڑا نہ ہوا) تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ دیکھو یہ مرض اتنا پھیل چکا ہے کہ تم میں سے ایک خادم بھی ایسا کھڑا نہیں ہوا جو کہہ سکے کہ میرے سارے دوست سچ بولتے ہیں۔ حالانکہ

اس کا علاج

آسان تھا کہ جب تمہارا کوئی دوست جھوٹ بولتا تو اسے کہتے کہ آج سے تم ہمارا دوست نہیں اور آج سے میں تمہارے ساتھ کلام نہیں کروں گا۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ آج تم پرانی دلیری سے کھڑے ہو جاتے اور کہتے۔ میرے سب دوست سچ بولتے ہیں۔ کیونکہ جب تمہارے کسی دوست نے جھوٹ بولا تھا اس وقت سے وہ تمہارا دوست نہیں رہا تھا۔ اگر تم ایسا کرتے تو تم خود بھی اور تمہارا دوست بھی سچ بولنے لگ جاتا۔ اگر تمہاری دوستی کی اس کے نزدیک کوئی قیمت ہوتی تو وہ کہتا میں آپ کا دوست رہنا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں آئندہ

ہمیشہ سچ بولوں گا

اس کا نتیجہ یہ نکلتا کہ تم بھی سچ بولنے لگ جاتے کیونکہ جب تم اپنے دوست سے سچ بلواتے۔ تو پھر وہ دوست بھی تمہیں مجبور کرتا کہ تم سچ بولو۔ اور اس طرح تمہیں وہ قیمت مل جاتی جس کا ہیرے جواہرات بھی مقابلہ نہیں کر سکتے بہر حال اگر تم نے پہلے اس طریق پر عمل نہیں کیا تو اب اس پر عمل کرنا شروع کر دو۔ یہ کہنا فضول ہوگا کہ تم جھوٹ نہ بولو۔ کیونکہ اگر میں ایسا کہوں تو تمہارے لئے آگے قدم اٹھانا مشکل ہو جائے گا۔ میں کہتا ہوں جھوٹ بولنے والا تمہارا دوست نہ ہو۔ اس طرح تم خود سچ بولنے لگ جاؤ گے۔ تم اگر ایک دوست کو یہ کہو گے کہ اگر تم نے جھوٹ بولا تو میری تمہاری دوستی ٹوٹ جائے گی۔ تو لازماً تمہارا دوست بھی یہ فیصلہ کرے گا کہ اگر تم نے جھوٹ بولا تو اس کی دوستی بھی ٹوٹ جائے گی۔ اور جب بھی تم جھوٹ بولو گے تو وہ کہے گا میاں تم کیا کر رہے ہو۔

(باقی)

دعوت ولیمہ

ربوہ۔ مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب بنگالی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۶۱ء بروز دو شنبہ بعد نماز مغرب اپنے فرزند صلاح الدین صاحب شاہد بی اے کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ ان کی شادی نسیم اختر صاحبہ بنت مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب قمر بوریوالہ کے ہمراہ ہوئی ہے۔ تقریب رخصتانہ ۲۰ اپریل ۱۹۶۱ء کو بوریوالہ میں عمل میں آئی۔

دعوت ولیمہ میں بعض افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ناظر و وکلاء صاحبان کے علاوہ ازراہ شفقت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوت طعام کے اختتام پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

اطاعت

خدا تعالیٰ کے مامور اپنے متبعین میں اطاعت کی روح پیدا کرنے آتے ہیں اور اسی ذریعے سے وہ پروان چڑھتے ہیں۔ بیعت بھی اسی غرض سے لی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"بیعت کے معنے ہیں اپنے تئیں بیچ دینا اور یہ ایک کیفیت ہے جس کو قلب محسوس کرتا ہے جبکہ انسان اپنے صدق اور اخلاص میں ترقی کرتا کرتا اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ اس میں یہ کیفیت پیدا ہو جائے تو وہ بیعت کے لئے خود بخود مجبور ہو جاتا ہے۔ اور جب تک یہ کیفیت پیدا نہ ہو جائے تو انسان سمجھ لے کہ ابھی اس کے صدق اور اخلاص میں کمی ہے۔"

(الحکم ۵ مئی ۱۹۰۱ء)

قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ

نگران بورڈ کا ابتدائی اجلاس

کسی نقص کی طرف بورڈ کو توجہ دلانے سے پہلے افسر صیغہ کو توجہ دلائی جائے

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی صدر نگران بورڈ)

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ جس نگران بورڈ کی تجویز گذشتہ مجلس مشاورت میں ہوئی تھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کی منظوری عنایت فرما دی ہے۔ چنانچہ نگران بورڈ کا پہلا اجلاس ۲۳ اپریل ۱۹۶۱ء کو تحریک جدید ربوہ کے کمیٹی روم میں منعقد ہوا۔ سارے ممبر حاضر تھے۔ اس اجلاس میں صرف ابتدائی امور پر بحث کی گئی۔ اور طریق کار کے متعلق اصولی فیصلہ کیا گیا۔ نیز جو تجاویز مختلف دوستوں کی طرف سے نگران بورڈ کے غور کے لئے آئی تھیں وہ اطلاع کی غرض سے بورڈ کے اجلاس میں پڑھ کر سنائی گئیں۔ ان پر غور انشاء اللہ آئندہ اجلاس میں ہوگا۔

فی الحال بورڈ کے اس فیصلہ کا اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی جماعت یا کسی دوست کو صدر انجمن احمدیہ یا مجلس تحریک جدید یا مجلس وقف جدید کے متعلق کوئی اعتراض ہو یا کوئی نقص نظر آئے تو انہیں چاہیئے کہ سب سے پہلے اپنا اعتراض لکھ کر صیغہ کے ناظر یا وکیل یا افسر کے نام بھجوائیں۔ (اگر مناسب سمجھیں تو بے شک اس کی نقل اطلاع کی غرض سے صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ یا پریذیڈنٹ صاحب تحریک جدید۔ یا صدر صاحب مجلس وقف جدید کو بھی بھجوا دیں۔ تا کہ ان کے علم میں بھی یہ بات آجائے۔) اس کے بعد اگر مناسب وقت گذر جانے کے باوجود صیغہ متعلقہ اس معاملہ کی طرف توجہ نہ دے یا توجہ تو دے مگر اس کا فیصلہ اعتراض کرنے والے دوست کی نظر میں تسلی بخش نہ ہو تو اس کے بعد نگران بورڈ کو توجہ دلائی جائے تا کہ بلاوجہ طول عمل نہ ہو۔ امید ہے سب جماعتیں اور سب دوست اس بات کو مدنظر رکھیں گے۔ فقط والسلام۔ خاکسار مرزا بشیر احمد

(صدر نگران بورڈ) ۲۴/۴/۶۱

مجلس خدام الاحمدیہ پشاور کے زیر اہتمام

پندرہ ۱۵ روزہ تربیتی کلاس کا انتظام

مجلس خدام الاحمدیہ پشاور کے زیر اہتمام ایک پندرہ روزہ تربیتی کلاس ۱۷ مئی تا ۳۰ مئی ۱۹۶۱ء پشاور میں منعقد ہو رہی ہے۔ علاوہ ازیں انتظام کیا گیا ہے کہ طالب علموں کو گرد و نواح کے تاریخی اور قابل دید مقامات مثلاً "درہ خیبر" "وارسک ڈیم" اور "پشاور یونیورسٹی" کی بھی سیر کرائی جائے۔ آپ سے درخواست کی جاتی ہے کہ آپ کم از کم دو نمائندے اس کلاس میں شرکت کے لئے بھجوائیں۔ کلاس ہذا کے متعلق مزید معلومات درج ذیل ہیں:۔

(۱) رہائش کا انتظام مجلس ہذا کے ذمہ ہوگا۔ البتہ خدام موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ یہاں پر موسم نسبتاً گرم ہوتا ہے۔

(۲) شامل ہونے والے خدام کم از کم مڈل پاس ہونے چاہئیں۔

(۳) اخراجات کا تخمینہ فی کس ۲۰/- روپیہ ہے۔ یہ اندازہ صرف طعام کا ہے۔ کرایہ آمد و رفت بذمہ طالب علم یا مجلس متعلقہ ہوگا۔

(۴) ہر طالب علم آٹھ کاپیاں (فی کاپی نصف دستہ) قلم دوات۔ دو عدد پنسلیں۔ گلاس۔ رکابی۔ چمچہ ساتھ لائے۔

(۵) کلاس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ اور امتحان میں کامیاب ہونے والے طلباء کو مجلس کی طرف سے اسناد جاری کی جائیں گی۔

(۶) آخری روز علمی و ورزشی مقابلوں کا انتظام ہوگا جس کے لئے مجلس کی طرف سے انعامات دیئے جائیں گے۔ نیز گروپ فوٹو بھی لیا جائے گا۔

امید ہے آپ اپنی مجلس کی طرف سے شریک ہونے والے خدام کے ناموں سے بذریعہ ۳۰ اپریل ۱۹۶۱ء تک خاکسار کو مطلع فرمائیں گے۔ انشاء اللہ مجلس کی طرف سے پشاور چھاؤنی ریلوے سٹیشن پر استقبال کا انتظام ہوگا۔ خاکسار متوقع ہے کہ آپ اس کلاس کو کامیاب بنانے کے لئے اور اس کے پروگرام میں مزید دلچسپی پیدا کرنے کے لئے مناسب تجاویز سے آگاہ فرمائیں گے۔ نمائندگان کو ہدایت فرمائیں کہ وہ اسٹیشن پر انکوائری آفس میں ناظم استقبال میاں محمد رشید صاحب سے رابطہ قائم کریں۔ اپنے طور پر آنے والے خدام مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور پہنچ جائیں۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ پشاور)

الجزائر کی بغاوت فرانسیسی قوم کو تباہ کر دے گی

باغیوں کو ناکام بنانے کے لئے تمام وسائل کام میں لائے جائیں

پیرس ۲۵ اپریل۔ صدر ڈیگال نے کل ایک نشری تقریر میں کہا کہ الجزائر میں جو بغاوت ہوئی ہے وہ قوم کو تباہ کر سکتی ہے۔ لہٰذا فرانسیسی مرد اور عورتیں مجھے بغاوت کچلنے میں مدد دیں۔

جنرل ڈیگال نے کہا۔ چند ریٹائرڈ جرنیلوں نے الجزائر میں بغاوت کر کے اقتدار پر قبضہ کر لیا ہے۔ میں فرانس کے ہر فوجی اور غیر فوجی سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان باغیوں کا کوئی حکم نہ مانیں۔ میں فرانس کے نام پر یہ حکم دیتا ہوں کہ ان باغیوں کو ناکام بنانے کے لئے تمام وسائل کام میں لائے جائیں۔

جنرل ڈیگال نے کہا "میں نے آئین کی دفعہ ۱۶ کے اطلاق کا فیصلہ کیا ہے (یہ دفعہ صدر کو غیر معمولی حالات میں خاص اختیارات استعمال کرنے کی اجازت دیتی ہے) جنرل ڈیگال نے کہا ملک کے وقار کو چیلنج کیا گیا ہے۔ ہمارے اختیارات کی توہین کی گئی ہے۔ ہمارے بین الاقوامی وقار کی تذلیل کی گئی ہے اور افسوس ہے کہ افریقہ میں ہمارے کردار کو انہی لوگوں نے منتشر بنا دیا ہے۔ جن پر فرض عائد ہوتا تھا کہ وہ ہمارا وقار بلند کریں گے۔

جنرل ڈیگال نے کہا غاصبوں کے مستقبل کا فیصلہ ملک کا قانون کرے گا (جنرل ڈیگال کا اشارہ اس فیصلہ کی طرف تھا کہ الجزائر کے باغی لیڈروں پر فوجی عدالتوں میں مقدمہ چلایا جائیگا) ان غاصبوں نے فوجی یونٹوں کے جذبات اور کچھ یورپی آبادی کے بے معنی خدشات سے ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔ اس طرح الجزائر میں ایک فوجی سازش کی گئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس مرحلہ پر مجھے ہر فرانسیسی مرد اور عورت کی امداد حاصل ہو گی۔

مشینی کاشت کے لئے ٹریکٹر

راولپنڈی ۲۵ اپریل۔ وزیر خوراک وزراعت جنرل شیخ نے کہا کہ حکومت نے زراعت میں مشینوں کا استعمال عام کرنے کی غرض سے ٹریکٹر اور دوسرا ضروری سامان کھلے عام لائسنس پر درآمد کرنے کی رعایت دے رکھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ معیاری ٹریکٹروں کی آمد کی ضمانت کے لئے حکومت نے صرف چار یا پانچ قسم کے ٹریکٹروں کے علاوہ باقی ٹریکٹروں کی درآمد کی ممانعت کر دی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مشرقی پاکستان میں جہاں چھوٹے ٹریکٹر زیادہ مفید ہو سکتے ہیں۔ یہ معلوم کرنے کے لئے تجربات کئے جا رہے ہیں کہ یہاں کون کون سے ٹریکٹر زیادہ کارآمد ثابت ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ٹریکٹروں کو اچھی حالت میں رکھنے کے لئے ملک بھر میں ورکشاپ قائم کرنے کی تجاویز پر بھی غور کیا جا رہا ہے

وزیر خوراک وزراعت نے بتایا کہ حکومت واہ میں زرعی آلات کی تیاری کا جائزہ بھی لے رہی ہے

میونسپل کمیٹی اور اردو زبان

لاہور ۲۵ اپریل (وقائع نگار خصوصی)

مقامی میونسپل کمیٹی نے کل اپنے تمام اجلاس میں آغا بیدار بخت کی یہ قرارداد منظور کر لی ہے کہ میونسپل کمیٹی کے دفتر میں اردو زبان کو کامیابی سے ذریعہ اظہار بنانے کے لئے جونیئر اور سینئر کلرکوں کا مقابلہ ہر سال ہوا کرے گا جس میں مسودہ نویسی خط و کتابت اور زبان دانی کے مقابلے ہوں گے۔ اس مقابلہ میں اول آنے والے ایک جونیئر اور سینئر کلرک کو ایک ایک پیشگی ترقی اور دوم رہنے والوں میں سے ہر ایک کو چاندی کا تمغہ دیا جائے گا۔ میونسپل کمیٹی کے سکولوں کے اساتذہ کا ایک سالانہ امتحان لیا جائے گا، جس میں ان کی اردو مضمون نویسی کا مقابلہ ہو گا اول آنے والے استاد کو دو پیشگی ترقیاں۔ دوم رہنے والے استاد کو ایک ایک پیشگی ترقی دی جائے گی۔ استانیوں کا امتحان علیحدہ ہو گا۔ اور ترقیاں پیشگی اس معلمہ کو دی جائیں گی جو اول آئے گی۔ بلدیہ نے قرارداد کا یہ حصہ بھی منظور کیا ہے کہ اس تجویز پر فوری طور پر عمل کرنے کے لئے رقم مہیا کی جائے۔

سابق فوجیوں کے فنڈ سے مل کی تعمیر

کراچی ۲۵ اپریل۔ معلوم ہوا ہے مابعد جنگ کے فوجیوں کے تعمیر نو فنڈ میں سے ایک اور کارخانہ قائم کیا جا رہا ہے۔ مشرقی پاکستان میں چاٹگام کے مقام پر فوجی فلور مل قائم کی جائے گی۔ جس میں روزانہ تقریباً بیس۲۰ ٹن آٹا تیار کرنے کی گنجائش ہے۔ اس کارخانہ کے ڈیزائن اور تعمیر پر نو لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔ اس کے لئے جگہ چاٹگام بندرگاہ کے نواح میں منتخب کر لی گئی ہے۔

فوجی فلور مل کی تعمیر کے لئے ٹنڈر پہلے ہی طلب کر لئے گئے ہیں۔ اور تعمیر کا کام اس سال کے وسط کے بعد کسی وقت شروع ہو جائیگا آزادی کے بعد ملک میں مابعد جنگ کے تعمیر نو کے فنڈ سے بعض صنعتی منصوبے پہلے ہی مکمل کئے جا چکے ہیں۔ ان میں ٹنڈو محمد خاں میں فوجی شوگر مل اور جہلم میں فوجی ٹیکسٹائل مل شامل ہیں۔ چاٹگام میں فوجی فلور مل مشرقی پاکستان میں سابق فوجیوں کو روزگار بھی مہیا کرے گی

۴ اور معیاری آلات واہ فیکٹری میں بھیج دیئے گئے ہیں۔

اعلان دار القضاء

مکرم عبد الستار کلرک فضل عمر ہوسٹل ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم میاں فضل الدین صاحب زرگر آف بھیرو چیچی ضلع گورداسپور مقیم لالیاں ضلع جھنگ وفات پا چکے ہیں مرحوم کا ایک مکان قطعہ ۳۲/۲۴ واقعہ دار الرحمت شرقی ربوہ مرحوم کے ورثاء کے نام منتقل کیا جائے۔ مرحوم کے ورثا ایک بیوہ دو لڑکے اور چار لڑکیاں ہیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۳۰ یوم تک اطلاع دی جائے بعد میں کوئی عذر نہیں سنا جائے گا۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

رسالہ اصحاب احمدؑ قادیان کا اجراء

اصحاب احمد کے نام سے ایک ماھنامہ موقر الحکم کی طرز پر خاکسار جاری کر رہا ہے۔ سلسلہ تالیفات اصحاب احمد بدستور جاری رہے گا۔ انشاء اللہ رسالہ اصحاب احمد کا سالانہ چندہ ڈیڑھ روپیہ اور طلباء سے سوا روپیہ ہے جو عزیزم رشید احمد شریف صاحب احمدیہ بک ڈپو دار الرحمت شرقی ربوہ کو بھجوا کر خریدار صاحبان مہربانی فرما دیں۔

(صلاح الدین ملک ایم اے ایڈیٹر۔ قادیان)

ضروری اعلان دربارہ ترسیل چندہ جات

اس سال صدر انجمن احمدیہ کی آمد میں غیر معمولی کمی ہے۔ اور اس وقت تک کی آمد سال رواں کے بجٹ سے . . . . کافی کم ہے۔ امید ہے کہ اس کمی کو پورا کرنے کی خاطر تمام جماعتیں اپنی اپنی جگہ بقایا جات وصول کرنے کے لئے انتھک کوشش کر رہی ہوں گی۔

تمام امراء صاحبان۔ پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹری صاحبان مال سے یہ بھی التماس ہے کہ وصول شدہ رقم ساتھ کے ساتھ مرکز کو بھجواتے جائیں اور اس امر کی تسلی کر لیں کہ کوئی رقم جو اس سال وصول ہو جائے وہ اسی سال خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونے سے رہ نہ جائے۔ حتیٰ کہ جو رقوم ۳۰ اپریل کو وصول ہوں وہ بھی۔ ہو سکے تو اسی دن بھجوا دی جائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

مکرم ماسٹر مامول خاں صاحب کی وفات

مکرم ماسٹر مامول خاں صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ جو عرصہ دراز تک قادیان کے ہائی سکول میں ڈرل ماسٹر رہے ہیں۔ مورخہ ۲۱/۴/۶۱ کو بروز جمعہ صبح ۹ بجے انتقال فرما گئے ہیں۔ مرحوم نے سنہ ۱۹۰۳ء میں بیعت کی تھی اور ۱۹۰۴ء سے مستقل طور پر قادیان میں رہائش رکھتے تھے۔ بوقت وفات عمر ۹۰ سال سے متجاوز تھی۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

(عبد الرحمٰن شاکر کارکن بہشتی مقبرہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بیوی عرصہ تقریباً پانچ چھ سال سے بیمار ہے۔ کمزوری بڑھتی جا رہی ہے نیز میرے بھائی کو وجع المفاصل کی دردوں کے سبب سے تکلیف ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔

(خاکسار حاجی محمد افضل اوجلوی صحابی مکان ۲۷ گلی نمبر ۵ نیا دھرم پورہ لاہور)

۲۔ ہائی کورٹ میں ایک نگرانی کی درخواست دائر ہے۔ احباب کرام ہماری کامیابی کے لئے دعا کریں نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری سب مشکلات دور کرے۔

(خاکسار عبد الواحد احمدی چک نمبر ۸ ایم۔ بی۔ تحصیل خوشاب)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ مستقل کمیشن پاکستان نیوی } امتحان داخلہ ۸ تا ۱۱ اگست ۱۹۶۱ء کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی پشاور ڈھاکہ، چٹاگانگ۔ شرائط :۔ انٹرمیڈیٹ دو کس پلینی، یا سینئر کیمبرج۔ غیر شادی شدہ۔ فارم درخواست نزدیک ترین دفتر بھرتی یا نیول ہیڈ کوارٹر سے طلب ہو۔ مکمل درخواست بنام نیول ہیڈ کوارٹر ۲؍۶۱ تک۔ (پ۔ ٹ ۲۰؍۴؍۶۱)

۲۔ اسامیاں منگلا ڈیم } I اسسٹنٹس۔ تنخواہ ۱۲۰۔۱۰۔۲۵۰۔۱۵۔۴۰۰۔ شرائط بی اے یا بی کام۔ II سینئر کلرک، تنخواہ ۸۵۔۶۔۱۱۵۔۷ ½۔ ۱۰/۱۷۵۔۲۲۵۔ الاؤنس علاوہ۔ شرائط : انٹرمیڈیٹ کامرس یا آرٹس۔ درخواستیں معرفت دفتر روزگار بمعہ نقول اسناد ۳۰؍۴؍۶۱ تک بنام پرسانل آفیسر منگلا ڈیم پراجیکٹ منگلا۔ (پاکستان ٹائمز ۲۰؍۴؍۶۱)

۳۔ اسسٹنٹ سٹیٹسٹیکل آفیسرز } اسامیاں ۶۔ شرائط :۔ بی کام یا آرٹس گریجوایٹ (ڈپلومہ سٹیٹسٹکس) یا ایم اے اکنامکس عمر ۲۵ تا ۳۰۔ تنخواہ ۲۵۰۔۱۰۔۳۰۰/۱۰۔۳۵۰۔ الاؤنس علاوہ ہے۔ درخواستیں معرفت دفتر روزگار، نقول اسناد ۳۰؍۴؍۶۱ تک۔ ایڈمنسٹریٹو آفیسر ویسٹ پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ ٹرانسپورٹ ہاؤس۔ ایجرٹن روڈ لاہور (پ۔ ٹ ۲۰؍۴؍۶۱)

۴۔ داخلہ شارٹ کورسز فار سپیشل سٹوڈنٹس } موسم گرما ۱۹۶۱ء کی ٹرم۔ داخلہ انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن و ریسرچ پنجاب یونیورسٹی، ۳۴ لارنس روڈ لاہور۔ ۳ جولائی تا ۱۹ جولائی مندرجہ ذیل کورسز (۱) پرائمری سکولوں میں اصلاح تعلیم (۲) سائیکولاجیکل ٹیسٹنگ کا علمی و عملی کام (۳) آڈیو ویژول سامان تعلیم (۴) پاکستانی کمیونٹی تعلیم ۲۰ جولائی تا ۱۵ اگست مندرجہ ذیل کورسز :۔ (۱) سیکنڈری سکول میں اصلاح تعلیم (۲) پرائمری سکول میں طریقہ تعلیم (۳) انتظام مدرسہ و نگرانی (۴) ریسرچ کی ٹیکنیک۔ بیک وقت طالب علم ایک ہی کورس لے سکتا ہے۔ شرائط :۔ بی ایڈ یا بی ٹی۔ فیس فی کورس ۳۵۔ فارم درخواست ڈائرکٹر سے طلب ہو۔ مکمل درخواست ۲۲؍۵؍۶۱ تک (پ۔ ٹ ۲۰؍۴؍۶۱)

۵۔ سب ڈویژنل کلرک و اکاؤنٹ کلرک } ری سیٹلمنٹ آرگنائزیشن واپڈا میرپور (جہلم) سکیل ۷۵۔۴۔۱۰۵۔۷۔۱۷۵ و ۸۵۔۶۔۱۱۵۔۱۱/۱۵۰۔۲/۱۷۵۔۱۰۔۲۲۵ بالترتیب۔ الاؤنس ہر قسم علاوہ۔ شرائط :۔ ایس۔ ڈی۔ سی کے لئے میٹرک پانچ سال تجربہ۔ اکاؤنٹ کلرک کے لئے :۔ انٹرمیڈیٹ کامرس یا انٹرمیڈیٹ باتجربہ ریٹائرڈ بھی درخواست کر سکتا ہے۔ درخواست ۷؍۵؍۶۱ تک بنام چیف انجینئر ری سیٹلمنٹ واپڈا میرپور (جہلم) (پ۔ ٹ ۲۲؍۴؍۶۱)

(ناظر تعلیم)

کرتو ضلع شیخوپورہ میں ایک تربیتی اجلاس

مورخہ ۵؍۴؍۶۱ کو جماعت کرتو کا تربیتی اجلاس ساڑھے نو بجے صبح زیر صدارت مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب پریذیڈنٹ منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت قرآن کریم اور سلیم قریشی صاحب کی نظم کے بعد مکرم قریشی سعید احمد صاحب اظہر مربی سلسلہ شیخوپورہ کی ایک گھنٹہ تک سیرۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر عمدہ تقریر ہوئی۔ بعد ازاں مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی کی تقریر انسانی پیدائش کی غرض پر ایک گھنٹہ ہوئی۔ بعدہٗ مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے نصف گھنٹہ تک تقریر کی۔ تقریریں بہت پسند کی گئیں۔ دوسرا اجلاس رات بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم چوہدری اعظم علی صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج منعقد ہوا۔ بعد تلاوت قرآن کریم اور نظم مکرم صدر صاحب نے نصف گھنٹہ تک صدارتی تقریر کی۔ ان کے بعد مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب کی تقریر ایک گھنٹہ تک ہوئی۔ پھر گیانی واحد حسین صاحب کی تقریر ہوئی۔ جلسہ ساڑھے گیارہ بجے بخیر و خوبی ختم ہوا۔ سامعین آخر تک کامل سکون کے ساتھ تقریریں سنتے رہے اور تقاریر کو بہت پسند کیا۔ قیام و طعام کا انتظام مقامی جماعت کے سپرد تھا۔

نارنگ۔ ضلع شیخوپورہ میں جلسہ

جماعت احمدیہ نارنگ نے ایک اجلاس ۲؍۴؍۶۱ کو بعد نماز ظہر و عصر زیر صدارت مکرم حاجی چوہدری سلطان احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت ہذا منعقد کیا۔ مکرم قریشی سعید احمد صاحب نے اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ اجلاس رات ساڑھے آٹھ بجے بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت چوہدری سلطان احمد صاحب شروع ہوا۔ بعد تلاوت مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی کی تقریر ہوئی۔ بعد ازاں مکرم گیانی صاحب کی تقریر ہوئی۔ (حکیم علی احمد معلم موضع کرتو ضلع شیخوپورہ)

صدر کینیڈی کی طرف سے ڈیگال کو مسلسل دوستی اور امداد کی یقین دہانی

"الجزائر کے معاملے میں تمام جمہوریت پسند آپ کے طرز عمل کو سراہیں گے"

پیرس ۲۶ اپریل۔ امریکہ کے صدر کینیڈی نے الجزائر کا مسئلہ حل کرنے میں فرانس کے صدر ڈیگال کو مسلسل دوستی اور امداد کا یقین دلایا ہے

صدر کینیڈی نے اپنے پیغام میں کہا ہے یہ مرحلہ فرانس کے لئے بڑا نازک ہے۔ اس موقع پر میں اپنی طرف سے اور امریکی عوام کی جانب سے آپ کو مسلسل دوستی اور امداد و حمایت کا یقین دلاتا ہوں۔ آپ نے فرانس کو پھر آزادی کا بہت بڑا علمبردار بنانے میں جو ذاتی کامیابی حاصل کی وہ پرستاران آزادی سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے آپ نے الجزائر کا المناک مسئلہ حل کرنے کے لئے جو راستہ اختیار کیا ہے اسے وہ سب لوگ پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھیں گے جو جمہوریت کے اصولوں پر یقین رکھتے ہیں اور اقوام عالم میں پائیدار امن و ہم آہنگی کے متمنی ہیں"

جنرل ڈیگال نے اپنے جوابی پیغام میں کہا ہے۔ "میں آپ کے پیغام سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ آپ نے اس پیغام میں جن جذبات کا اظہار کیا ہے۔ ان کے لئے میں آپ کا تہ دل سے شکر گذار ہوں اور آپ کو بھی دوستانہ جذبات کا یقین دلاتا ہوں۔

مٹی کا تودہ گرنے سے سات سالہ بچی ہلاک

جڑانوالہ ۲۶ اپریل۔ کل یہاں واٹر ورکس کے قریب مٹی کا تودہ گرنے کے ایک المناک حادثہ میں چند غریب عورتیں اور ایک ننھا لڑکا مٹی کے نیچے دب گئے۔ اس حادثہ میں ایک سات سالہ بچی فوت ہو گئی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہاں ایک مندر میں رہنے والی غریب مہاجر عورتیں محلہ شمس پورہ میں واٹر ورکس کے قریب مٹی کھود رہی تھیں کہ اچانک مٹی کا تودہ گرنے سے وہ سب کی سب مٹی کے نیچے دب گئیں۔ ان کی چیخ و پکار سن کر لوگ ان کی مدد کے لئے پہنچے اور انہیں ملبہ سے نکالا گیا۔ لیکن ان میں سے ایک سات سالہ بچی کشور سلطانہ جان بحق ہو چکی تھی۔ اس حادثہ میں ایک عورت کا بازو ٹوٹ گیا۔ زخمیوں کو ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے۔ زخمی عورتوں اور بچوں کے نام یہ ہیں۔ زہرہ۔ نور بی بی۔ بشریٰ۔ اقبال بی بی اور یونس۔

نئی دہلی ۲۵ اپریل۔ بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو نے کل پارلیمنٹ میں بتایا کہ مغربی بنگال اور مشرقی پاکستان کی سرحد پر یکم اپریل اور اکتیس مارچ ۱۹۶۱ء کے درمیان پاکستانیوں نے دس بھارتی باشندے اغوا کر لئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ بھارتی حکومت باقی اشخاص کی رہائی کے متعلق اس مسئلے پر حکومت مشرقی پاکستان سے بات چیت کر رہی ہے

پولیس اس معاملے کی تفتیش کر رہی ہے۔ لیکن ابھی تک اس سلسلے میں کوئی گرفتاری نہیں ہوئی۔

نوشہرہ درگئی لائن ٹریفک بحال ہو گئی

راولپنڈی ۲۵ اپریل، پرسوں نوشہرہ اور درگئی کے درمیان ریلوے لائن پر بم پھٹنے سے جو نقصان ہوا تھا اس کی مرمت کر دی گئی ہے۔ کل ریلوں کی آمد و رفت بحال ہو گئی۔ راولپنڈی ریلوے کے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نے بتایا کہ انہوں نے بذات خود اس حادثے کی تحقیقات کی ہے اتھیال کے ریلوے سٹیشن سے ایک میل باہر لائن کے قریب بم رکھا گیا تھا اور اس کے پھٹنے سے لائن کا ایک حصہ اڑ گیا۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کا کہنا ہے کہ لائن کو کوئی خاص نقصان نہیں پہنچا۔ دھماکے کے بعد ۲۷ اپ مسافر گاڑی کو اتھیال سے واپس نوشہرہ آنا پڑا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بم اسی گاڑی کو تباہ کرنے کے لئے رکھا گیا تھا۔ لائکنڈ ایجنسی کے حکام ...

پاکستان میں تین ایٹمی بجلی گھر قائم کرنے کا منصوبہ

حکومت کو ابتدائی رپورٹ جون میں پیش کر دی جائے گی۔

کراچی ۲۶ / اپریل۔ اٹیمی کمیشن کے چیرمین مسٹر آئی ۔ ایچ عثمانی نے کہا کہ ایٹمی منصوبوں کے تین اعلیٰ غیر ملکی مشیر پاکستان میں تین ایٹمی بجلی گھروں کے قیام کا منصوبہ بہت تیزی سے مرتب کرنے میں مصروف ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مجوزہ ایٹمی بجلی گھروں میں سے ایک مشرقی پاکستان میں دوسرا کراچی میں اور تیسرا لائلپور میں قائم کیا جائے گا۔

مسٹر عثمانی نے کہا کہ پاکستان کے لئے ایٹمی بجلی گھروں کا منصوبہ مرتب کرنے والے غیر ملکی ماہر اس سے پہلے امریکہ، اٹلی، جاپان اور سپین کے لئے اس قسم کے منصوبے مکمل کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایٹمی بجلی گھروں کی سکیم کے متعلق میں اپنی ابتدائی رپورٹ حکومت کو جون میں اور قطعی رپورٹ اگست میں پیش کر دوں گا۔ مسٹر عثمانی نے کہا کہ ایٹمی بجلی گھروں کے قیام کے بعد پاکستان کی معیشت کی شکل بالکل بدل جائے گی۔ اور پاکستان دوسرے ترقی یافتہ ملکوں کی صف میں آجائے گا۔ انہوں نے آج ایٹمی کمیشن کے نئے دفتر میں نامہ نگاروں سے پاکستان کے وسیع قدرتی وسائل کا تفصیل سے ذکر کیا اور اس بات پر زور دیا کہ پاکستان کو جلد از جلد ایٹمی ترقی کے میدان میں داخل ہونا چاہیے انہوں نے کہا کہ حکومت کی ہدایت ملنے کے بعد ایٹمی بجلی گھر پانچ برس کی مدت میں قائم کئے جا سکتے ہیں۔ مسٹر عثمانی نے بتایا کہ کراچی میں جو ایٹمی بجلی گھر قائم کیا جائیگا اس سے ساڑھے بارہ کروڑ میگاواٹ بجلی پیدا ہوگی اور دوسرے دو بجلی گھروں میں سے ہر ایک دس دس کروڑ میگاواٹ بجلی پیدا کر سکے گا۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

انہی اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے جانی اور مالی قربانی کرتا ہے اور جماعت کا جتنا کاروبار ہے وہ انہی قربانیوں پر منحصر ہے اس لئے جو مال جمع ہوتا ہے وہ انہی اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے خرچ ہو سکتا ہے اور وہی خرچ کر سکتا ہے جس کو ان اغراض و مقاصد کے ساتھ ایمان کا تعلق ہو۔ اور جو بانی سلسلہ احمدیہ پر بطور مسیح موعود اور مہدی معہود کے ایمان لا چکا ہو۔

آج مسلمانوں ہی میں نہیں بلکہ تمام دنیا کے اداروں میں جماعت احمدیہ کی تنظیمی قابلیت مسلّم ہے اور اس کی نہ صرف دوست تعریف کرتے ہیں بلکہ مخالف سے مخالف بھی تعریف کرتا ہے حتیٰ کہ غیر مذاہب والوں سے بھی داد تحسین حاصل کر چکی ہے۔ اور اس چھوٹی سی جماعت کی تنظیمی قابلیت کو دیکھ کر عیسائی۔ آریہ اور دیگر دشمنان اسلام بھی حیرت زدہ ہیں۔ یہ ایک خلافتی نظام ہے اور اسلام کے اصولوں کے مطابق وامرھم شوریٰ بینھم کی زندہ مثال ہے اس کی ایڈمنسٹریشن اس لحاظ سے دیگر ایڈمنسٹریشنوں سے جن میں حکومتی ایڈمنسٹریشن بھی شامل ہے فائق اور مضبوط تر ہے۔ کہ اس کے کارکن نہ صرف فرض شناس ہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کام کرتے ہیں جو امر دیگر ایڈمنسٹریشنوں میں مفقود ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ ایک سراسر دینی جماعت ہے اس کو ملکی سیاست سے قطعاً کوئی تعلق واسطہ نہیں سوائے کہ اس کے افراد اپنے طور پر دوسرے ملکی باشندوں کی طرح آزاد ہیں۔ وہ ہر قسم کی سیاسی پارٹی بازی سے الگ ہے۔ وہ ملک و قوم کی فلاح کے لئے حکومت سے ہر نیک امر میں تعاون کرتی ہے اور ملک میں امن کے قیام کے لئے پوری پوری مدد دیتی ہے جس کو وہ علی وجہ البصیرت اپنا ایمان سمجھتی ہے +

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴